UNIVERSAL LIBRARY
OU_226134
UNIVERSAL LIBRARY

اردو ترجمہ

کتاب

دَرَجَاتُ الیَقِین

مصنفہ

مجدد اعظم شیخ الاسلام تقی الدین حضرت امام ابن تیمیہ الحرانی علیہ رحمۃ اللہ

مع متن عربی

حسب فرمائش

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

و

مالکان دار الترجمہ والاشاعت تصانیف امام ابن تیمیہ رح

سنہ ۱۳۴۷ھ

مطبع رفاہ عام لاہور میں

باہتمام

منشی عزیز الدین [illegible]

امام ابن تیمیہؒ کی مندرجہ ذیل تصانیف کے اُردو تراجم چھپ کر تیار ہیں

تفسیر سورۂ فلق والنّاس مع متن عربی۔ اس تفسیر میں امام موصوف نے پہلے تمام متقدمین کے اقوال نقل کئے ہیں جو لفظ غاسق۔ وقب۔ وسواس۔ رب۔ ملک۔ اللہ کے متعلق اُن کی تفسیروں میں پائے گئے ہیں، اسکے بعد نہایت پُرزور استدلالات سے راجح ترین قول کی تحقیق کی ہے۔ علاوہ اور مباحث کے جو تفسیر کے سلسلہ میں ضمناً آگئے ہیں آیہ مِنَ الجِنّۃِ وَالنّاس کی تفسیر کرتے ہوئے شیاطین الانس اور شیاطین الجن کے مکر اور وسواس پر نہایت جامع اور معقول بحث کی ہے۔ پوری خوبی کا اندازہ دیکھنے پر منحصر ہے نہایت جامع تفسیر ہے۔ قیمت - - - - - - ۹ر

العقیدۃ الواسطیہ مع متن عربی۔ یہ کتاب اصولِ ایمان کی تفسیر ہے یعنی اللہ تعالیٰ، ملائکہ، کتب، رسل، تقدیر اور یوم آخرت پر جس طرح ایمان رکھنا چاہیئے، اس کی پوری پوری تشریح ہے۔ ضمن میں صفاتِ الٰہیہ مثلاً استویٰ، نزول وغیرہ اور شفاعتِ رسول صلعم اور فضائل صحابہ اور دیگر مفید مضامین پر دلچسپ بحث کی گئی ہے۔ قیمت - ۶ر

زیارۃ القبور مع متن عربی۔ اس کتاب میں قرآن اور حدیث کے دلائل سے ثابت کیا ہے کہ زیارتِ قبور کا مسنون طریق کیا ہے۔ جو لوگ قبروں پر جاکر مُردوں کو پکارتے، اُن سے طرح طرح کی حاجات طلب کرتے، قبروں کی پرستش کرتے اور پیر کی منت مانتے ہیں ان کے یہ تمام افعال داخلِ شرک ہیں۔ الغرض اہلِ توحید اصحاب اگر قبر پرستی کی بیخ کنی میں کوئی مدلّل کتاب چاہتے ہیں تو اس سے بہتر کوئی کتاب نہیں۔ قیمت ۹ر

الوصیۃ الکبریٰ بزبان اردو۔ اس کتاب میں فرقۂ ناجیہ اہلِ سنّت والجماعۃ کے عقاید کا خلاصہ نہایت مختصر مگر نہایت جامع الفاظ میں پیش کیا گیا ہے، اور حقیقت یہ ہے کہ اس سے سادہ، مختصر اور آسان صورت میں اب تک عام عقاید کا مرقع مرتب نہیں ہوا سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حضرت امام موصوف کے خاص انداز کے مطابق اس کتاب کا ایک ایک لفظ قرآن و سنّت سے ماخوذ ہے۔ نہایت ہی سلیس اور با محاورہ ترجمہ ہے۔ توحید اور اتباع سنت کی ترغیب اور شرک و بدعات کی نفی نہایت پُرزور دلائل سے کی گئی ہے۔ قیمت ۸ر

الوصیۃ الصغریٰ مع متن عربی۔ امام موصوف کی اسی نام کی ایک کتاب کا اردو ترجمہ ہے۔ الوصیۃ الکبریٰ کی طرح یہ بھی نہایت جامع وصیت ہے مگر مختصر ہے۔ اس کا لب لباب: تقویٰ، توبہ، استغفار، مکارم اخلاق، مداومتِ ذکر، تفقّہ فی الدین اور دعا وغیرہ کی تعلیم ہے۔ قیمت - - - - - - ۴ر

بندگی۔ ترجمہ اردو رسالہ "عبودیت" جو کہ آیہ "یَا اَیُّھَا النّاسُ اعْبُدُوا رَبَّکُمْ" کی مبسوط تفسیر ہے۔ اس میں مفصل طور پر بتایا گیا ہے کہ عبادت کیا چیز ہے! اسکے موٹے موٹے مضامین حسب ذیل ہیں: عبادت۔ محبت کے مراتب، محبت فاسدہ اور تعظیم باطل، ہوا الکافی اور حسبنا اللہ، عبودیت متعلقہ ربوبیت، حقیقت کونیہ، حقیقت دینیہ، اولیاء اللہ کا غلط مفہوم، لفظ "الٰہ" کی تحقیق، حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی، مسئلہ قضاء و قدر، حدیث "احتج آدم و موسیٰ" کی صحیح تعبیر، مسئلہ وحدت وجود اور ابن عربی صاحب فصوص الحکم، حلول اور اتحاد، معتزلہ اور جہمیہ، ذوق، وجد اور سماع، شرک خفی "ارباباً من دون اللہ"، اتباع رسول اور جہاد فی سبیل اللہ وغیرہ تقریباً سو عنوانوں کا مجموعہ ہے قیمت عہ

خزینۃ المیراث اردو۔ مولفہ مولوی فتح الدین صاحب خوشابی۔ جسقدر علم فرائض اور میراث کے متعلق رسائل تصنیف ہو چکے ہیں اُن سب میں یہ کتاب اپنی نوعیت میں بالکل نرالی ہے کسی مسئلہ کے حل کرنے کی ضرورت نہیں مختلف جدولوں میں تمام ورثار کے حصص کو درج کر دیا ہے گویا یہ کتاب علم میراث کی جنتری ہے فہرست دیکھی اور ہر وارث کے حصص کو جداگانہ پڑھ لیا۔ عہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دیباچہ

اَلْحَمْدُ لِوَلِیِّہٖ وَالصَّلٰوۃُ عَلٰی نَبِیِّہٖ

حضرات! الحمد اللہ کا شکر ہے کہ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ کی عربی کتاب "درجات الیقین" کا اردو ترجمہ بمعہ متن عربی چھپ کر ہدیۂ ناظرین ہوا۔ یہ کتاب صوفیائے کرام کی جان ہے۔ معرفت الٰہی کا گنجینہ اور قرآنی تعلیم کا نچوڑ ہے۔ قرآن شریف میں جو یقین کے تین مراتب "علم الیقین"، "عین الیقین" اور "حق الیقین" مذکور ہیں، اس کتاب میں انکی تفسیر ہے۔

اعتذار

ترجمہ کا اصلی مقصد تو یہ ہوتا ہے کہ مصنف کے اصلی خیالات کو عوام الناس تک پہنچا دیا جائے۔ اور جہاں تک ممکن ہو اُنہیں ایسی اچھی صورت میں پیش کیا جائے کہ مصنف کی قابلیت کا صحیح صحیح اندازہ ہو سکے لیکن عموماً ترجمہ کرنا تصنیف سے زیادہ دشوار کام ہوتا ہے، اور پھر بھی عبارت میں وہ حسن و خوبی نہیں پیدا ہو سکتی جو مستقل تحریر میں ہوتی ہے۔ پھر جناب شیخ الاسلام کی کتابوں کا ترجمہ کرنا خصوصیت کے ساتھ دشوار کام ہے۔ بلند پایہ ادیب ہونے کے علاوہ ان کا خاص طرز تحریر ہے جسکی دشواریوں کو نباہنا آسان کام نہیں۔ مسائل مذہبی کے ماہر و کامل ہونے کے علاوہ اُن کا دماغ بالکل مجتہدانہ خصوصیات رکھتا ہے اور اپنی اسی خصوصیت کے ساتھ وہ ہر مسئلہ پر قلم اٹھاتے ہیں۔ اسلئے اُن کے کسی مضمون کا ترجمہ اور بھی زیادہ دشوار ہو جاتا ہے۔ لہذا یہ تو قطعی بات ہے کہ ترجمہ کے ذریعے سے ہم امام موصوف کی اصلی لیاقت کو ظاہر نہیں کر سکتے بلکہ بہت ممکن ہے کہ کسی مقام پر ترجمہ کی خامیوں کی وجہ سے بعض معمولی سمجھ والے اصحاب امام موصوف کی طرف غلطی

اور خطا کو منسوب کرنے لگیں۔ پس ہم ناظرین کرام سے گذارش کر دیتے ہیں کہ جب کبھی امام ابن تیمیہؒ کا ترجمہ پڑھیں تو جہاں ادائیگی مطلب میں قصور پائیں اُسے ترجمہ کی خامی تصور فرمائیں نہ اصل کتاب کی۔ اس لئے کہ امام موصوف رح کا جو رتبہ ہے، وہ پہلے سے ہی مسلّم ہے۔ ان کا رتبہ بحال رکھنے کے لئے نئی کوششوں کی ضرورت نہیں۔

نیازمندان

محمد شریف عبد الغنی تاجران کتب بازار کشمیری لاہور و مالکان دار الترجمہ والاشاعۃ

کتب حدیث و تصانیف امام ابن تیمیہ وغیرہ

فہرستِ مضامینِ کتابِ درجات الیقین

نمبر شمار	مضمون	نمبر صفحہ
۱	سوال	۱
۲	جواب	۱
۳	وجد اور ذوق کے تین درجے	۲
۴	حلاوتِ ایمان	۴
۵	اللہ کی محبت	۶
۶	توحید اور اخلاص	۸
۷	متن عربی درجات الیقین	۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ترجمہ اردو رسالہ

درجات الیقین

اِنَّ ھٰذَا لَھُوَ حَقُّ الۡیَقِیۡنِ

سوال

شیخ الاسلام ابوالعباس حضرت امام احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ و رضی عنہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جو (قرآن شریف میں مختلف جگہوں پر) حق الیقین، عین الیقین اور علم الیقین کے تین مقام بیان فرمائے ہیں۔ ان میں سے ہر مقام کے کیا معنی ہیں؟ اور کونسا مقام ان سب میں اعلیٰ ہے؟

جواب

حضرت امام موصوفؒ نے یوں جواب دیا:

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ۔ حق الیقین، عین الیقین اور علم الیقین کی تفسیر میں لوگوں نے جو اقوال پیش کئے ہیں، وہ مشہور ہیں۔ ان میں سے ایک قول یہ ہے کہ **علم الیقین** علم کے اُس درجہ کا نام ہے جو کسی شخص کو کسی بات کے سُننے، کسی دوسرے شخص کے بتلانے اور کسی بات میں قیاس اور غور کرنے سے حاصل ہو۔ پھر جب وہ اس چیز کا آنکھوں سے مشاہدہ اور معائنہ کرلیگا۔ تو اسے **عین الیقین** حاصل ہوجائیگا۔ اور جب دیکھنے کے بعد اُسے چھوئیگا، اُسے محسوس کریگا، اسے چکھیگا اور اسکی حقیقت کو پہچان لیگا تو اُسے **حق الیقین** حاصل ہوجائیگا۔ پہلے درجہ علم کی مثال

یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی نے خبر دی کہ فلاں جگہ شہد ہے، تو اُس نے خالی اُسکی تصدیق کی، یا مکھیوں کا چھتہ اور اسی قسم کا اور نشان کو دیکھا تو نتیجہ نکال لیا کہ وہاں شہد ہوگا۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ شہد کو دیکھ لے اور اسکا مشاہدہ اور معائنہ کرلے۔ یہ مقام پہلے سے اعلیٰ ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لیس الخبر کالمعائن" یعنی جو شخص صرف کان سے سُن لے وہ اُسکے برابر نہیں ہو سکتا جو آنکھ سے بھی دیکھ لے۔ تیسرے درجہ کی مثال یہ ہے کہ ایک شخص نے شہد کو چکھ لیا اور اُسکے مزہ اور شیرینی کو محسوس کیا۔ یہ بات تو سب کو معلوم ہے کہ یہ درجہ اپنے سے پہلے درجہ یعنی عین الیقین سے بڑھکر ہے۔ اسی لئے اہلِ معرفت جب حق الیقین کا لفظ بولتے ہیں تو اس شوق اور وجد کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ جو انہیں حاصل ہوتا ہے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث صحیح میں فرمایا:

ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن کان یحب المرء لا یحبہ الا اللہ ومن کان یکرہ ان یرجع الی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یلقی فی النار۔

جس شخص میں تین چیزیں ہوں اُس نے ایمان کی حلاوت پالی۔ ۱- وہ شخص جو اللہ اور رسُول کو باقی تمام چیزوں سے بڑھکر دوست رکھتا ہو۔ ۲- وہ شخص جو کسی شخص سے صرف اللہ کی خاطر دوستی رکھے۔ ۳- اور وہ شخص جسے اللہ نے کفر سے نکال لیا ہو اور وہ کفر میں لوٹ جانے کو ایسا بُرا جانتا ہو جس طرح آگ میں ڈال دئے جانے کو۔

نیز فرمایا: ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربًّا و بالاسلام دینًا و بمحمد رسولاً۔

(ترجمہ: اس شخص نے ایمان کا مزہ پالیا جو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے، اسلام کے دین برحق ہونے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر راضی ہوا)

وجد اور ذوق کے تین درجے

اہل ایمان کو جو ایمان کی شیرینی اور مزہ حاصل ہوتا ہے، اس میں لوگوں کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ کسی شخص کو صرف اتنا ہی معلوم ہو کہ ذوق اور وجد کوئی چیز ہے مثلاً کسے شیخ نے بتلایا کہ ذوق ایک درجے کا نام ہے۔ تو اس نے اُسے سچ سمجھا۔ یا اہل معرفت نے اپنے متعلق

جو باتیں کہی ہیں وہ ان تک پہنچ گیا، یا اُنکے احوال کی نشانیاں، مثلاً ایسی کرامات دیکھیں جو ذوق پر دلالت کرتی ہیں۔ دوسرا درجہ اس شخص کا ہے جس نے اس ذوق کا مشاہدہ اور معائنہ بھی کر لیا۔ مثلاً اہل معرفت اور اہل صدق و یقین کے ایسے احوال کا مشاہدہ کیا جن سے معلوم ہو کہ یہ لوگ ارباب وجد و ذوق ہیں۔ تو اگرچہ اس شخص نے درحقیقت اس حالت کو نہیں پایا، تاہم ایسی چیز کو تو دیکھ لیا جو اس حالت پر دلالت کرتی ہے۔ اور یہ شخص بہ نسبت اس شخص کے حقیقت سے زیادہ قریب ہے جس نے اسے دیکھا نہیں، بلکہ اسکے متعلق محض خبر حاصل کی ہے، اور اہل معرفت کی کرامتیں دیکھکر اسکے وجود کی دلیل پکڑی ہے۔ تیسرا درجہ یہ ہے کہ جس ذوق اور وجد کو اُس نے دوسروں سے سُنا ہے اُسے اپنے نفس میں بھی پایا ہو۔ چنانچہ ایک بزرگ کا مقولہ ہے "مجھ پر ایسی حالت طاری ہوئی کہ فرطِ ذوق و وجد میں کہہ رہا تھا، کہ اگر اہل جنّت کو جنّت میں ایسی حالت نصیب ہو جائے۔ تو یقیناً وہ اعلےٰ قسم کے عیش میں ہونگے" ایک اور بزرگ فرماتے ہیں "بعض اوقات دل پر ایسے احوال طاری ہوتے ہیں کہ مارے خوشی کے وہ رقص کرنے لگجاتا ہے" اسیطرح ایک اور صاحب ذوق کا مقولہ ہے "رات کو جاگنے والے جاگنے میں وہ لذت حاصل کرتے ہیں کہ لہو ولعب میں مشغول ہونیوالوں کو لہو و لعب میں نصیب نہیں ہو سکتی"

اسی طرح آخرت کے متعلق جن امور کی خبر دیگئی ہے، اس میں بھی لوگوں کے تین درجے ہیں۔ پہلا درجہ یہ ہے کہ ان باتوں کا خالی علم ہی ہو، جو انبیاء علیہم السلام کے خبر دینے، یا ان دلائل کے سامنے آجانے سے حاصل ہؤا ہو جو امور آخرت کا عقلی ثبوت ہیں۔ دوسرا درجۂ علم اس وقت حاصل ہوگا جب لوگ ثواب اور عذاب، بہشت اور دوزخ کو دیکھ لینگے، جن کا اُنہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔ اور تیسرا درجۂ علم اُسوقت حاصل ہوگا جب اس ثواب و عذاب کو اپنے جسم پر محسوس کرینگے یعنی بہشتی بہشت میں داخل ہوکر اور دوزخی دوزخ میں جاکر اس چیز کا ذائقہ حاصل کرینگے جس کا انہیں وعدہ دیا جاتا تھا۔

الغرض ہر چیز میں خواہ وہ دلوں کے اندر ہو یا دلوں سے باہر پائی جاتی ہو، لوگوں کے بھی تین درجے ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس امور دنیا میں بھی۔ ایک شخص کو خبر ملتی ہے کہ **عشق** اس چیز کا نام ہے اور **نکاح** اسکو کہتے ہیں، لیکن نہ اس نے اسے دیکھا اور نہ اسکی لذت کو محسوس کیا،

تو اُسے صرف اسکا علم ہی حاصل ہے - پھر اگر اُسکا مشاہدہ کر لیا لیکن لذت حاصل نہ کی تو اُسے اسکا معائنہ حاصل ہوگیا، اور اگر بنفسہٖ اسکا مزہ چکھ لیا تو اسے اس بات کا ذوق اور تجربہ بھی حاصل ہوگیا - اور جس شخص کو کسی چیز کا ذوق نہیں اُسے اسکی حقیقت کی معرفت بھی نہیں، کیونکہ الفاظ کے ذریعے سے کسی چیز کی صرف مثال دیجا سکتی اور اُسے ذہن کے قریب کیا جا سکتا ہے - باقی رہی اسکی شناخت کُلی، تو وہ محض الفاظ کے ذریعہ کسی کو حاصل نہیں ہو سکتی، سوائے اس شخص کے جو پہلے اس چیز کو محسوس کر چکا ہو، جسکی تعبیر بیان ہو رہی ہے اور اسکی اچھی طرح شناخت اور تجربہ کر چکا ہو - ایسے لوگوں کو اہلِ **معرفت** اسی لئے کہا جاتا ہے کہ دوسرونکو جس چیز کا علم کسی کے خبر دینے یا خود غور کرنے سے حاصل ہوا ہے - انہوں نے اسکی حقیقت کو ذاتی تجربے اور ذوق سے پہچان لیا -

حلاوتِ ایمان

صحیح حدیث میں ہے کہ ہرقل شاہ روم نے ابو سفیانؓ بن حرب سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں کئی ایک باتیں دریافت کی تھیں، ان میں سے ایک یہ بھی تھی کہ "جب کوئی شخص دین اسلام میں داخل ہو جاتا ہے تو کیا اس سے متنفر ہو کر پھر بھی جاتا ہے"؟ ابو سفیانؓ نے جواب دیا "نہیں" اس پر ہرقل نے کہا "وکذلک الایمان اذا خالطت بشاشته القلب لا یسخطه احد" - یعنی واقعی ایمان کی شیرینی ایسی ہے کہ جب اسکی تازگی دل میں سرائت کر جاتی ہے تو کوئی شخص بھی اس سے نفرت نہیں کرتا -

الغرض ایمان جب دل میں رچ جائے اور اسکی تازگی اس میں سرائت کر جائے تو وہ اس سے کبھی نفرت نہیں کرتا بلکہ اسے چاہتا اور پسند کرتا ہے - کیونکہ دل میں ایمان کی اسقدر شیرینی، لذت، سرور اور شادمانی ہوتی ہے کہ جس نے اسے محسوس نہیں کیا اُس کے سامنے اس کی تعبیر نا ممکن ہے -

لوگ ذوق ایمان کے مدارج میں ایکدوسرے سے متفاوت ہیں - دل میں جو فرحت اور سرور پیدا ہوتا ہے، اس سے ایک قسم کی شگفتگی اور طاعات پر آمادگی پیدا ہوتی

ہے۔[۵] جو اس ذوق کے مقدار کے موافق ہوتی ہے اور جب یہ چیز دل میں اچھی طرح رچ جائے تو دل اس سے کبھی بیزار نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

(۱) قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ” (یونس)	(۱) (اے پیغمبر) ان لوگوں سے کہو کہ (یہ قرآن) اللہ کا فضل اور اسکی رحمت ہے اور) لوگوں کو چاہیئے کہ خدا کا فضل اور اسکی رحمت یعنی اس قرآن کو پاکر خوش ہوں کہ جن (دنیاوی فائدوں) کے جمع کرنیکے پیچھے پڑے ہیں یہ ان سے کہیں بہتر ہیں۔
(۲) وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ ” (رعد)	(۲) اور (اے پیغمبر) جن (مسلمانوں) کو ہم نے (یہ) کتاب دی ہے وہ تو جو جو (احکام) تم پر اتارے گئے ہیں سب ہی سے خوش ہوتے اور دوسرے فرقے اسکی بعض باتوں سے انکار کرتے ہیں۔
(۳) وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖۤ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ” (توبہ)	(۳) اور جسوقت کوئی سورت نازل کیجاتی ہے تو منافقوں میں سے بعض لوگ (ایک دوسرے سے) پوچھنے لگتے ہیں کہ بھلا اس (سورت) نے تم میں سے کس کا ایمان بڑھایا؟ سو جو (پہلے سے) ایمان رکھتے ہیں۔ اس (سورت) نے ان کا تو ایمان بڑھایا اور وہ اپنی جگہ خوشیاں مناتے ہیں۔

آخری آیت میں جو اللہ تعالیٰ نے بتلایا کہ اہل ایمان قرآن کی سورت کے نازل ہونے سے مُسْتَبْشِر ہوتے ہیں، تو استبشار سے مراد فرحت اور سرور ہے، اور یہ فرحت اسلئے ہے کہ وہ اپنے دلوں میں قرآن کے اترنے سے ایمان کی حلاوت، لذت اور بشاشت محسوس کرتے ہیں۔ لذت

[۵] چونکہ یہ کتابیں متداول نہیں اسلئے عام طور پر ایک ہی مطبع کی چھپی ہوئی ہوتی ہیں۔ لہٰذا احتمال ہے کہ بعض عبارتیں غلط چھپ گئی ہوں جس لفظ کا معنی ہم نے "طاعت پر آمادگی" کیا ہے وہ برّ ہے لیکن ماقبل اور مابعد کے اعتبار سے لفظ بَرْدٌ موزوں ہے جسکے معنی "ٹھنڈک" ہیں ہو سکتا ہے کہ امام موصوف نے "برد" ہی استعمال کیا ہو لیکن جبتک اس بات کا یقین نہ ہو جائے تشفی ناممکن ہے۔ بہرحال نسخہ کے لفظ کی پیروی بہتر ہے۔ امام راغب نے "البر" کے معنی توسع فی الخیرات والطاعات کئے ہیں اور قرآن شریف کی آیت وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ الی قولہ وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ (بقرہ) سے بھی اسکی تائید ہوتی ہے۔ برّ ایک مقام ہے جو مجموعۂ خیرات و برکات اور اعمال صالحہ پر آمادگی کا نام ہے (مترجم)

ہمیشہ محبت کے بعد پیدا ہوتی ہے تو جب کوئی کسی چیز سے محبت رکھتا ہے پھر اسے پالیتا ہے تو اسے اسکی لذت بھی حاصل ہوتی ہے۔

پس ذوق محبوب کو پالینے کا نام ہے۔ لذت ظاہری کی مثال یوں سمجھنی چاہئے کہ انسان کی پہلے یہ حالت ہوتی ہے کہ کھانے کی اشتہا رکھتا ہے۔ اسوقت اسے کھانے کی محبت ہوتی ہے۔ جب اسے چکھتا اور تناول کرتا ہے تو اسکی لذت اور حلاوت محسوس کرتا ہے۔ نکاح اور اسی قسم کی اور چیزوں کی لذت بھی ایسی ہے۔

اللہ کی محبت

خلقت میں کوئی محبت اتنی بڑی، اتنی کامل اور اتم نہیں ہے جسقدر کہ اہل ایمان کو اپنے رب سے ہوتی ہے تمام کائنات میں کوئی چیز سوائے اللہ تعالیٰ کے ایسی نہیں جسے بلا واسطہ کسی دوسری چیز کے محض اسکی اپنی ذات کی خاطر ہر حیثیت سے دوست رکھا جائے۔ اللہ کے سوا جس سے بھی محبت کی جائیگی اسکی محبت اللہ کی محبت کے رشتہ سے ہوگی۔ کیونکہ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی محبت کی جاتی ہے، تو اللہ کی خاطر، آپکی اطاعت کی جاتی ہے تو اللہ کے لئے، آپ کا اتباع کیا جاتا ہے تو اللہ کے لئے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ" (ترجمہ (اے پیغمبر ان لوگوں سے) کہدیجئے کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔)

ایک حدیث میں ہے:

احبوا الله لما یغذوکم به من نعمه واحبونی لحب الله واحبوا اهل بیتی لحبی۔	اللہ سے دوستی رکھو اسلئے کہ وہ تمہیں اپنی نعمتیں بخشتا ہے اور مجھ سے محبت رکھو اللہ کی محبت کی خاطر اور میرے اہلبیت سے دوستی رکھو میری محبت کے رشتہ سے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ	(اے پیغمبر انہیں) کہدو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیبیاں اور تمہارے کنبے دار

وَاَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ" (توبہ)	اور مال جو تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جسکے مندا پڑ جانے کا تمکو اندیشہ ہو اور مکانات جن (میں رہنے) کو تمہارا جی چاہتا ہے (اگر یہ چیزیں) اللہ اور اسکے رسول اور اللہ کی راستے میں جہاد کرنیسے تمکو زیادہ عزیز ہوں تو (ذرا) صبر کرو یہاں تک کہ جو کچھ خدا کو کرنا ہے وہ (تمہارے سامنے) لا موجود کرے اور اللہ ان لوگونکو جو (اسکے حکم سے) سرتابی کریں ہدایت نہیں دیا کرتا۔

نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین" (ترجمہ، تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہیں ہو سکتا جبتک اپنی اولاد، اپنے باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ میرے ساتھ محبت نہ رکھے) ترمذیؒ وغیرہ کی حدیث میں آیا ہے۔ من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان" (ترجمہ، جو شخص اللہ ہی کی خاطر دوستی رکھے، اللہ ہی کی خاطر دشمنی رکھے، اللہ ہی کی خاطر دے، اور اللہ ہی کی خاطر روک رکھے اس نے اپنے ایمان کو کامل کر لیا) ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ" (بقرہ)	اور لوگوں میں کچھ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے سوا اوروں کو بھی) شریکِ (خدا) ٹھیراتے (اور) جیسی محبت خدا سے رکھنی چاہئے ویسی محبت ان سے رکھتے ہیں اور جو ایمان والے ہیں ان کو تو سب سے (بڑھکر خدا کی محبت ہوتی ہے۔

پس معلوم ہؤا کہ ایمانداروں کے اپنے دل میں جسقدر دوسری چیزوں کی، بلکہ ہر محبّ کو دل میں جو اپنے محبوب کی، محبت ہو سکتی ہے، ان سب سے بڑھکر ان کے دل میں **اللہ کی محبت** ہوتی ہے۔ ہم نے اس موضوع پر متعدد مقام پر تفصیل کے ساتھ بحث کی ہے۔ اسجگہ صرف یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اہل ایمان کو جو ایمان کی لذت نصیب ہوتی ہے اللہ اور رسولؐ کی محبت کی وجہ سے حاصل ہوتی ہے، اور محبت کی مقدار کے موافق۔ لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حلاوت کو محبت کے ساتھ مشروط کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا:

ثلاث من کن فیہ وجد حلاوۃ الایمان	تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ ایمان کی حلاوت پالیتا ہے

ان یکون اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما وان یحب المرء لا یحبہ الا للہ وان یکرہ ان یعود فی الکفر کما یکرہ ان یقذف فی النار -	(۱) اللہ اور رسُول کی محبت باقی چیزوں سے بڑھ کر ہو - (۲) کسی شخص کو صرف اللہ کی خاطر دوست رکھے' اور (۳) مسلمان ہونے کے بعد کفر میں لوٹ جانے کو ایسا بُرا سمجھے جیسا آگ میں ڈال دئے جانے کو -

توحید اور اخلاص

جس طرح ہر چیز کی معرفت کے تین درجے ہیں اسیطرح لوگونکو **توحید**، **اخلاص**، **توکل** اور صرف اللہ سے **دعا** مانگنے میں جو فوائد حاصل ہوتے ہیں' ان کے بھی تین درجے ہیں - ایک ایسا شخص ہے جسکو صاحب حوال سے یہ باتیں سُنکر' یا نشانیوں سے نتیجہ نکالکر' اس چیز کا علم حاصل ہوتا ہے - دوسرا وہ ہے جو اُنکے احوال کا مشاہدہ اور معائنہ کرلیتا ہے - اور تیسرا وہ ہے جسکو اخلاص' توکل علی اللہ' اللہ سے التجا' اللہ سے مدد چاہنے' اور اللہ کے سوا تمام علائق سے کٹ کر صرف اُسی کے ہو رہنے' کی حقیقت کا وجدان بھی نصیب ہوتا ہے اور یہ شخص اپنے نفس پر اس بات کو آزمالیتا ہے کہ جب کبھی اس نے مخلوق کے ساتھ رشتہ جوڑا' اس سے امید رکھی' اس سے اس بات کی طمع کی کہ وہ نفع والی چیزیں کھینچکر اس تک پہنچادیگی' اور تکلیف کو اس سے دُور کردیگی تو وہ ہمیشہ اسکی طرف سے بے مدد چھوڑا گیا' اور اسے مقصود حاصل نہ ہوُا - بلکہ کبھی لوگوں کی خدمت کی اور ان کیلئے اس طمع پر مال وغیرہ بھی خرچ کیا کہ اڑے وقت میں اسکے کام آئینگے' لیکن انہوں نے کبھی اسے نفع نہیں پہنچایا' یا تو اس وجہ سے کہ خود وہ نفع پہنچانے سے عاجز ہیں' یا بے پروائی برت کر اسکی طرف ولی توجہ نہ کی' آخر کار جب سچی احتیاج کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہوُا' اپنی اطاعت کو خدا کے ساتھ خاص کرکے اس سے فریاد کی' تو اس نے اسکی دعا کو قبول کرلیا' اسکا دُکھ دُور کردیا' اور اسکیلئے رحمت کے دروازے کھول دئے' ایسا شخص توکل اور صرف اللہ سے دعا مانگنے کی حقیقت کو اسطرح پالیتا ہے' کہ دوسرے کو نصیب نہیں ہوتی -

علی ہذا القیاس جو شخص فرمانبرداری کو اللہ کے ساتھ خالص کردینے' اور ماسوی اللہ سے علٰحدہ ہوکر صرف اُسی کی رضاجوئی کی لذت چکھتا ہے' وہ ایسے حالات محسوس کرتا اور ایسے

نتائج اور ثمرات حاصل کرتا ہے جو اس شخص کو ہرگز نصیب نہیں جسمیں یہ خلوص وغیرہ نہ ہو۔ بلکہ جو شخص ریاست اور بڑائی کا طالب ہو، خوبرؤوں کے ساتھ دل لگائے اور مال کے جمع کرنے اور دیگر ہوا و ہوس میں گرفتار ہو، وہ ان باتوں میں پڑ کر، ایسی ایسی فکروں، غموں، پریشانیوں، دکھوں اور تنگدلی میں مبتلا ہو جاتا ہے جس کیلئے الفاظ نہیں۔ بلکہ ان پریشانیوں کی وجہ سے بسا اوقات انسان کا دل خواہشات کے ترک کرنیکو مان بھی لیتا ہے۔ اگر وہ خدا کی مرضی کے خلاف کسی چیز کا طالب ہے۔ تو اسے وہ چیز حاصل نہیں ہوتی جو اُسے خوش کرے۔ بلکہ وہ برابر خوف اور پریشانی میں رہتا ہے۔ حصولِ مطلوب سے پہلے اسکے نہ ملنے سے پریشان اور اندوہگین رہتا ہے، اور جب اُسے پالے تو اسکے فنا یا جدا ہو جانے سے خائف رہتا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ سے دوستی لگاتے ہیں، وہ خوف اور پریشانی سے بالکل محفوظ رہتے ہیں۔ جب یہ یا اسکی مثل اور شخص اللہ کی خالص فرمانبرداری، عبادت، اسکے ذکر اور مناجات اور اسکی کتاب یعنی قرآن پاک کے فہم کی لذت پاتا ہے اور خدا کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیتا ہے، اور بایں طور نیکو کار بنجاتا ہے کہ اسکے تمام اعمال صالح لوجہ اللہ ہوتے ہیں تو وہ ایسا سرور، اور فرحت پاتا ہے جو دعا اور توکل کرنیوالے کو بھی نصیب نہیں، کیونکہ وہ اپنی دعا اور توکل کے ذریعے ایک چیز حاصل کر لیتا ہے، جو دنیا میں سبب منفعت ہوتی ہے یا کوئی دنیا کا دکھ اس سے ہٹ جاتا ہے۔ جیسا دنیا کا فائدہ اور نقصان تھوڑا، ویسا ہی حصولِ فائدہ اور دفع ضرر کی حلاوت بھی ناپائدار، اور جسکی تمام خواہشات مرضیات باریتعالٰے میں جذب ہو جائیں تو جیسی یہ ایک غیر فانی چیز ہے ویسا ہی اسکا سرور بھی غیر فانی، اور ظاہر ہے کہ دل کیلئے توحید اور خالص عبادتِ خداوندی سے نافع تر، اور شرک سے بڑھکر مضرت رساں، کوئی چیز نہیں۔ پس جب انسان نے اخلاص کو پالیا جو دراصل اِیَّاکَ نَستعین کی حقیقت ہے، تو گویا اس نے وہ چیز حاصل کر لی جسکے حصول سے وہ تمام لوگ قاصر رہے جنہوں نے چھوٹی چھوٹی چیزیں تو حاصل کرلیں لیکن اس مقام تک نہ پہنچے۔ واللہ اعلم۔

والحمد للہ رب العالمین وصلوٰۃ علیٰ اشرف المرسلین۔

بسم الله الرحمن الرحيم

درجات اليقين

سئل شيخ الاسلام ابو العباس احمد بن تيمية رحمه الله
فی قوله تعالیٰ حق اليقين و عين اليقين و علم اليقين فما معنى كل مقام منها و ای مقام اعلیٰ ؟

(الجواب)

الحمد لله رب العالمين، للناس فی هذه الاسماء مقالات معروفة منها ان يقال علم اليقين ما علمه بالسماع والخبر والقياس والنظر وعين اليقين ما شاهده وعاينه بالبصر وحق اليقين ما باشره ووجده وذاقه وعرفه بالاعتبار۔ فالاول مثل من اخبر ان هناك عسلا وصدق المخبر او رأى آثار العسل فاستدل على وجوده۔ والثانی مثل من رأى العسل وشاهده وعاينه وهذا اعلى كما قال النبی صلی الله عليه وسلم ليس المخبر كالمعائن۔ والثالث مثل من ذاق العسل ووجد طعمه وحلاوته ومعلوم ان هذا اعلى مما قبله ولهذا يشير اهل المعرفة الى ما عندهم من الذوق والوجد كما قال النبی صلی الله عليه وسلم فی الحديث الصحيح ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الايمان من كان الله و رسوله احب اليه مما سواهما ومن كان يحب المرء لا يحبه الا لله ومن كان

يكره ان يرجع الى الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقى فى النار۔
وقال صلى الله عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضى بالله ربًّا وبالاسلام دينًا
وبمحمد رسولًا۔

فالناس فيما يجده اهل الايمان ويذوقونه من حلاوة الايمان وطعمه
على ثلاث درجات:

الاولى من علم ذالك مثل من يخبره به شيخ له يصدقه او يبلغه
ما اخبر به العارفون عن انفسهم او يجد من اٰثار احوالهم ما يدل على ذالك۔ ص۳
والثانية من شاهد ذالك وعاينه مثل ان يعاين من احوال اهل المعرفة
والصدق واليقين ما يعرف به مواجيدهم واذواقهم وان كان هذا فى
الحقيقة لم يشاهد ما ذاقوه ووجدوه ولكن شاهد ما دلّ عليه لكن هو
ابلغ من المخبر والمستدل باٰثارهم۔

والثالثة ان يحصل له من الذوق والوجد فى نفسه ما كان سمعه كما قال
بعض الشيوخ لقد كنت فى حال اقول فيها ان كان اهل الجنة فى الجنة فى مثل
هذا الحال انهم لفى عيش طيب وقال اٰخر انه ليمر على القلب اوقات يرقص
منها طربا وقال الاٰخر لاهل الليل فى ليلهم الذ من اهل اللهو فى لهوهم۔

والناس فيما اخبروا به من امر الاٰخرة على ثلاث درجات:
احدها العلم بذالك لما اخبرتهم الرسل وما قام من الادلة على
وجود ذالك۔

والثانية اذا عاينوا ما وعدوا به من الثواب والعقاب والجنة والنار۔
والثالثة اذا باشروا ذالك فدخل اهل الجنة الجنة وذاقوا ما كانوا يوعدون
ودخل اهل النار النار وذاقوا ما كانوا يوعدون فالناس فيما يوجد فى القلوب و
فيما يوجد خارج القلوب على هذه الدرجات الثلاث وكذلك فى امور الدنيا فان
من اخبر بالعشق او النكاح ولم يره ولم يذقه له علم به فان شاهده ص۴

ولم يذقه كان له معاينة له فان ذاقه بنفسه كان له ذوق وخبرة به و من لم يذق الشئ لم يعرف حقيقته فان العبارة انما تفيد التمثيل و التقريب واما معرفة الحقيقة فلا تحصل بمجرد العبارة الا لمن يكون قد ذاق ذلك الشئ المعبر عنه وعرفه وخبره ولهذا يسمون اهل المعرفة لانهم عرفوا بالخبرة و الذوق ما يعلمه غيرهم بالخبر والنظر۔

وفي الحديث الصحيح ان هرقل ملك الروم سال ابا سفيان بن حرب فيما سأله عنه من امور النبي صلى الله عليه وسلم قال فهل يرجع احد منهم عن دينه سخطة له بعد ان يدخل فيه قال لا قال وكذلك الايمان اذا خالطت بشاشته القلب لا يسخطه احد۔

فالايمان اذا باشر القلب وخالطته بشاشته لا يسخطه القلب بل يحبه و يرضاه فان له من الحلاوة في القلب واللذة والسرور والبهجة ما لا يمكن التعبير عنه لمن لم يذقه۔

والناس متفاوتون في ذوقه والفرح والسرور الذي في القلب له من البشاشة والبرما هو بحسبه واذا خالطت القلب لم يسخطه قال تعالى "قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ"۔ وقال تعالى "وَالَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَفْرَحُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمِنَ الْاَحْزَابِ مَنْ يُّنْكِرُ بَعْضَهٗ"۔ وقال تعالى "وَاِذَا مَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّقُوْلُ اَيُّكُمْ زَادَتْهُ هٰذِهٖٓ اِيْمَانًا فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّهُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ"۔ فاخبر سبحانه انهم يستبشرون بما انزل من القران والاستبشار هو الفرح والسرور وذلك لما يجدونه في قلوبهم من الحلاوة واللذة والبهجة بما انزل الله واللذة ابدا تتبع المحبة فمن احب شيئا ونال ما احبه وجد اللذة به۔

فالذوق هو ادراك المحبوب فاللذة الظاهرة كالاكل مثلا حال الانسان فيها انه يشتهي الطعام ويحبه ثم يذوقه ويتناوله فيجد حينئذ لذته وحلاوته وكذلك النكاح وامثال ذلك۔

وليس للخلق محبة اعظم ولا اكمل ولا اتم من محبة المومنين لربهم وليس في

الوجود ما يستحق ان يحب لذاته من كل وجه الا الله تعالى وكل ما يحب سواه فمحبته تبع لحبه فان الرسول عليه الصلوٰة والسلام انما يحب لاجل الله ويطاع لاجل الله و يتبع لاجل الله كما قال تعالى قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ ۔

وفی الحدیث "احبوا الله لما يغذوكم به من نعمه واحبونی لحب الله واحبوا اهل بيتي لحبي" وقال تعالى قُلْ إِنْ كَانَ آبَاؤُكُمْ الى قوله أَحَبَّ إِلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُوا حَتَّىٰ يَأْتِيَ اللَّهُ بِأَمْرِهِ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ ۔ ص۲

وقال النبی صلی الله علیه وسلم لا يؤمن احدكم حتى اكون احب اليه من ولده ووالده والناس اجمعين ۔

وفی حدیث الترمذی وغیره "من احب لله وابغض لله واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان" وقال تعالى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۔ فالذين امنوا اشد حبا لله من كل محب لمحبوبه وقد بسطنا الكلام على هذا فی مواضع متعددة ۔

والمقصود هنا ان اهل الایمان يجدون بسبب محبتهم لله ولرسوله من حلاوة الايمان ما يناسب هذه المحبة ولهذه علق النبی صلی الله علیه وسلم ما يجده بالمحبة فقال ثلاث من كن فيه وجد حلاوة الايمان ان يكون الله ورسوله احب اليه مما سواهما وان يحب المرء لا يحبه الا لله وان يكره ان يعود فی الكفر كما يكره ان يقذف فی النار ۔ ص

ومن ذلك ما يجده من ثمرة التوحيد والاخلاص والتوكل والدعاء لله وحده فان الناس فی هذا الباب على ثلاث درجات منهم من علم ذلك سماعا واستدلالا ومنهم من شاهده وعاين ما يحصل لهم ومنهم من وجد حقيقة الاخلاص والتوكل على الله والالتجاء اليه والاستعانة به وقطع التعلق بما سواه وجرب نفسه انه اذا تعلق بالمخلوقين ورجاهم وطمع منهم ان يجلبوا له منفعة او يدفعوا عنه مضرة فانه يخذل من جهتهم ولم يحصل مقصوده بل قد يبذل لهم من الخدمة والاموال وغير ذلك

ما يرجوا ان ينفعوه وقت حاجته اليهم فلا ينفعونه اما لعجزهم واما لانصراف قلوبهم عنه واذا توجه الى الله بصدق الافتقار اليه واستغاث به مخلصا له الدين اجاب دعاءه وازال ضرره وفتح له ابواب الرحمة فمثل هذا قد ذاق حقيقة التوكل والدعاء لله ما لم يذق غيره ـ

وكذالك من ذاق طعم اخلاص الدين لله وارادة وجهه دون ما سواه يجد من الاحوال والنتائج والفوائد ما لا يجده من لم يكن كذالك بل من اتبع هواه فى مثل طلب الرياسة والعلو وتعلقه بالصور الجميلة او جمعه للمال يجد فى اثناء ذالك من الهموم والغموم والاحزان والآلام وضيق الصدر ما لا يعبر عنه وربما يطاوعه قلبه على ترك الهوى ولا يحصل له ما يسره بل هو فى خوف وحزن دائما ان كان طالبا لما يهواه فهو قبل ادراكه حزين متألم حيث لم يحصل فاذا ادركه كان خائفا من زواله وفراقه ـ

واولياء الله لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ فاذا ذاق هذا وغيره حلاوة الاخلاص لله والعبادة له وحلاوة ذكره ومناجاته وفهم كتابه واسلم وجهه لله وهو محسن بحيث يكون عمله صالحا ويكون لوجه الله خالصا فانه يجد من السرور واللذة والفرح ما هو اعظم من الداعى المتوكل الذى نال بدعائه وتوكله ما ينفعه من الدنيا او اندفع عنه ما يضره فان حلاوة ذالك هى بحسب ما حصل له من المنفعة او اندفع عنه من المضرة ولا انفع للقلب من التوحيد واخلاص الدين لله ولا اضر عليه من الاشراك فاذا وجد حقيقة الاخلاص التى هى حقيقة إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ كان هذا فوق ما يجده كل احد لم يجد مثل هذا ـ والله اعلم ـ

تمت

(محمد حسين كاتب)

تفسیر سورۂ اخلاص

مصنفہ امام ابن تیمیہ رح

مترجمہ مولانا غلام ربانی صاحب سابق نائب مدیر اخبار زمیندار لاہور

اس تفسیر میں خالص اسلامی توحید جلوہ گر ہے، عیسائیوں، اور آج کل کے مادہ پرست آریوں، مشرکین ہند و تاتار اور دیگر باطل مذاہب کی پوری پوری تردید ہے۔ سورۂ اخلاص کی چند آیتوں کی تفسیر میں قرآن و سنّت کے سینکڑوں نئے نئے نکات اور معارف کا انکشاف ہے، گویا علمی مضامین کا بحرِ ذخار ہے جس کے تلاطم خیز امواج کے سامنے فرقہ ہائے ضالہ مثلاً قدریہ، جہمیہ، معطلہ، رافضیہ وغیرہ وغیرہ خس و خاشاک کی طرح بہتے نظر آتے ہیں۔ بایں غرض کہ آپ کے سامنے اس کتاب کے مضامین کا مختصر سا خاکہ آجائے، اس کے چند نہایت ضروری مضامین کی فہرست ذیل میں درج کی جاتی ہے:

لفظ "صمد" کی تفسیر۔ لفظ "سید" کی تفسیر۔ لفظ "احد" کا استعمال۔ "احد" کا اطلاق صرف اللہ تعالیٰ پر ہو سکتا ہے۔ ولادت کے معنی۔ اثباتِ صانع کے دلائل۔ کیفیتِ معاد و معانیٔ اعادہ پر بحث۔ نفخ جبریل ع و ولادتِ مسیح۔ تولد کے دو اصل۔ اللہ تعالیٰ والد و ولد سے منزہ ہے۔ صفۃ اللہ سے مراد ابن اللہ نہیں۔ عیسائیوں اور مشرکوں میں اتحادِ عقیدہ۔ امر اللہ کی تشریح۔ روح القدس کی تفسیرات۔ عقیدۂ قدمِ عالم کی تردید۔ کفارِ عرب و مشرکینِ یونان و ہند و تاتار کا مقابلہ۔ سلف صالحین و جدید علم کلام۔ اسلام میں کوئی بات عقل و حس کے مخالف نہیں۔ کشفِ ساق کی تفسیر۔ اختلاف رحمت و نزاع مذموم۔ "جوہر فرد" اور سلفِ اسلام۔ حدوثِ اجسام اور تصوراتِ نفس۔ حقیقتِ روح کے متعلق اختلافات۔ تحیزِ ملائکہ و ارواح کے متعلق سلف کی رائے۔ رازی رح کا رجوع۔ محض حفظِ قرآن اور علمِ معانیٔ قرآن۔ لفظ "تاویل" کے معانی۔ تشابہ کی دو قسمیں۔ سارے قرآن کا علم و تدبر ممکن ہے۔ "تدبر متشابہات" "وابتغاء فتنہ" میں فرق۔ اسلام میں تاویل صحیح کا مقام۔ تاویلاتِ باطلہ کے خلاف امام احمد بن حنبل رح کا جہاد۔ حروفِ مقطعات پر بحث۔ لفظ اُمّی کی تشریح۔ کتاب و سنت خلافِ عقل نہیں۔ سورۂ اخلاص کا سببِ نزول۔ قبروں میں نماز پڑھنے کی ممانعت کیوں ہوئی؟ مساجدِ ثلاثہ اور مسجدِ قبا۔ اکل و شرب اور اتباعِ رسول صلعم۔ آلاتِ حرب اور اتباعِ سلف۔ رافضہ کی افراط و تفریط۔ سلطان صلاح الدین و نور الدین رح۔

غرض اس کتاب کے محاسن دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔ اہلِ علم کے لئے ایک بے نظیر علمی خزانہ ہے اور مناظرہ کرنیوالوں کے لئے فرقہ ہائے ضالہ کے خلاف ایک برہنہ تلوار ہے۔

کاغذ سفید۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ سرورق رنگین ضخامت ۲۱۶ صفحات تقطیع ۲۰×۲۶/۸ قیمت ۸/عہ

المشتہر

محمد شریف عبدالغنی تاجرانِ کتب مالکانِ دار الترجمہ والاشاعت کتب حدیث و تصانیف امام ابن تیمیہ وغیرہ بازار کشمیری لاہور

اثبات التوحید

مصنفہ حکیم محمد حسین صاحب ایمن آبادی

یہ کتاب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر پولیس لدھیانوی کی کتاب **انوار آفتاب صداقت** کے جواب میں لکھی گئی ہے، جس میں قاضی صاحب موصوف نے فرقہ اہل حدیث اور جماعت حنفیہ دیوبندیہ کے عقاید شمار کر کے شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور متعدد علماء دیوبند اور مولانا اشرف علی صاحب تھانوی پر کفر کا فتویٰ صادر فرمایا ہے۔ **اثبات التوحید** میں شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اور مولانا شہیدؒ کے مختصر حالات زندگی لکھ کر بعد میں قریباً بتیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے انسپکٹر صاحب کے اعتراضات کو توڑ دیا گیا ہے اور آخر اہل سنت کا جو عقیدہ ہونا چاہیئے اُسے بالوضاحت درج کر دیا گیا ہے۔ چونکہ توحید کی صحیح تعلیم کے بغیر ایمان کی تکمیل ممکن نہیں اور اسلام کے ارکان کی حقیقت پر دھبہ لگتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہر شخص اپنے ایمان اور اسلام کو درست بنانے کیلئے تعصب کو دُور کر کے اس کتاب کا مطالعہ کرے تاکہ مخالفین سنت کی تاویلات باطلہ سے آگاہ ہو کر سنت خیر الانام کا عامل بن سکے۔ مضامین کی فہرست درج ذیل ہے تاکہ کتاب کی ہیئت آپ کے سامنے آجائے اور اسکی خوبیوں کا آپ کو پتہ چل سکے۔ وھو ہٰذا:

دیباچہ۔ خود پرست اور حیلہ ساز علماء۔ اختلاف امت کے وقت سنت کو مضبوط پکڑنا۔ قوت اور ضعف ایمان۔ بدعات زمانہ۔ بدعات کی اہل ہنود سے مشابہت۔ شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ۔ امام صاحب کے مداح۔ مولانا شہیدؒ۔ شہیدؒ صاحب کا بیوی کی صحنک کو بند کرنا۔ صراط مستقیم مصنفہ مولانا شہیدؒ کا مکہ معظمہ میں مقبول ہونا۔ مولانا شہیدؒ شاہ سید احمد بریلوی کے خلیفہ تھے۔ مولوی عبداللہ ملتانی کو مولانا شہیدؒ کی نسبت کشف۔ مولوی سدید الدین کا مصنفات مولانا شہیدؒ کی نسبت خیال۔ فضل حق معقولی خیر آبادی اور مولانا شہیدؒ۔ عبداللہ سراج شیخ العلماء مکہ کا مولانا شہیدؒ سے اپنے شبہات علمی نکالنا۔ شہیدؒ پر چند بہتان مثلاً خلف وعید۔ آنحضرت صلعم کو بڑا بھائی کہا۔ آنحضرتؐ کو ذلیل کہا (نعوذ باللہ) انکار شفاعت۔ آنحضرتؐ کو مُردہ کہا۔ آنحضرتؐ کی قدرت۔ آپ کا علم غیب۔ روضہ مطہرہ کی زیارت اور آپ سے امداد مانگنا۔ آپ کو حاضر ناظر جاننا۔ آپ کی مثل بنانا۔ قبروں پر غلاف۔ قبر پر کھڑے ہو کر امداد مانگنا۔ قبروں پر چراغ۔ فرش۔ قبروں پر کا پانی۔ قبروں سے الٹے پاؤں نکلنا۔ قبر پر بوسہ۔ قبر پر مورچھل۔ قبر پر شمیانہ۔ قبروں کے مجاور۔ فیصلہ ثالث۔ الہامی تصدیق۔ مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اور اُن پر کے اعتراضات۔ مجلس میلاد۔ کعبۃ اللہ کی چار مصلّے۔ رسومات میت۔ آنحضرت صلعم کا علم۔ معترض کے فتادے اور تقریظیں۔ غلام دستگیر قصوری پر جرح۔ حاجی لعل خاں اور اُن کی کتاب۔ تقویۃ الایمان کے مداح۔ مولانا شہیدؒ کا ایک خط۔ نصیحۃ المسلمین از مولوی خرم علی صاحب مرحوم منظوم

سائز [illegible] کاغذ دبیز۔ حجم ۱۸۰ صفحات۔ قیمت صرف ایک روپیہ - - - عہ

محمد شریف عبدالغنی تاجران کتب بازار کشمیری لاہور سے طلب کریں